

آتے ہیں۔

سَوَاءٌ

(۲۰۱)

ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں اور جب موت کا وقت آتا ہے تو وہ اس کے اور موت کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں، اور بے شک انسان کی مقررہ عمر اس کیلئے ایک مضبوط سپر ہے۔

(۲۰۲)

طحوز بیر نے حضرتؑ سے کہا کہ ہم اس شرط پر آپؐ کی بیعت کرتے ہیں کہ اس حکومت میں آپؐ کے ساتھ شریک رہیں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ: نہیں، بلکہ تم تقویت پہنچانے اور ہاتھ بٹانے میں شریک اور عاجزی اور سختی کے موقع پر مددگار ہو گے۔

(۲۰۳)

اے لوگو! اس اللہ سے ڈرو کہ اگر تم کچھ کہو تو وہ سنتا ہے اور دل میں چھپا کر رکھو تو وہ جان لیتا ہے۔ اس موت کی طرف بڑھنے کا سر و سامان کرو کہ جس سے بھاگے تو وہ تمہیں پالے گی اور اگر ٹھہرے تو وہ تمہیں گرفت میں لے لے گی اور اگر تم اسے بھول بھی جاؤ تو وہ تمہیں یاد رکھے گی۔

(۲۰۴)

کسی شخص کا تمہارے حسن سلوک پر شکر گزار نہ ہونا تمہیں نیکی اور بھلائی سے بدلہ نہ بنا دے۔ اس لئے کہ بسا اوقات تمہاری اس بھلائی کی وہ قدر کرے گا جس نے اس سے کچھ فائدہ بھی نہیں اٹھایا اور اس ناشکرے نے جتنا تمہارا حق ضائع کیا ہے اس سے کہیں زیادہ تم ایک قدر دان کی قدر دانی حاصل کر لو گے، ”اور خدا نیک کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔“

(۲۰۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ مَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ مَلَكَينِ يَحْفَظَانِهِ، فَإِذَا جَاءَ الْقَدَرُ خَلِيًا بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ، وَ إِنَّ الْأَجَلَ جُنَّةٌ حَصِيْنَةٌ.

(۲۰۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ قَدْ قَالَ لَهُ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ: نُبَايَعُكَ عَلَيَّ إِنَّا شُرَكَاءُؤُكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ: لَا، وَ لَكِنَّا شَرِيكَا فِي الْقُوَّةِ وَ الْإِسْتِعَانَةِ، وَ عَوْنَانِ عَلَى الْعَجْزِ وَ الْأَوْدِ.

(۲۰۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِنْ قُلْتُمْ سَبِيحًا، وَ إِنْ أَضْمَرْتُمْ عِلْمًا، وَ بَادَرُوا الْمَوْتَ الَّذِي إِنْ هَرَبْتُمْ مِنْهُ أَدْرَكَكُمْ، وَ إِنْ أَقْبَنْتُمْ أَخَذَكُمْ، وَ إِنْ نَسِيتُمْؤُهُ ذَكَرَكُمْ.

(۲۰۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يُزْهِدَنَّكَ فِي الْمَعْرُوفِ مَنْ لَا يَشْكُرُهُ لَكَ، فَقَدْ يَشْكُرُكَ عَلَيْهِ مَنْ لَا يَسْتَمْتِعُ بِشَيْءٍ مِنْهُ، وَ قَدْ تُدْرِكُ مِنَ شُكْرِ الشَّاكِرِ أَكْثَرَ مِمَّا أَضَاعَ الْكَافِرُ، ﴿وَ اللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾.

(۲۰۵)

ہر طرف اس سے کہ جو اس میں رکھا جائے تنگ ہوتا جاتا ہے، مگر علم کا ظرف وسیع ہوتا جاتا ہے۔

(۲۰۶)

برد بار کو اپنی برد باری کا پہلا عوض یہ ملتا ہے کہ لوگ جہالت دکھانے والے کے خلاف اس کے طرفدار ہو جاتے ہیں۔

(۲۰۷)

اگر تم برد بار نہیں ہو تو بظاہر برد بار بننے کی کوشش کرو، کیونکہ ایسا کم ہوتا ہے کہ کوئی شخص کسی جماعت سے شبہت اختیار کرے اور ان میں سے نہ ہو جائے۔

مطلب یہ ہے کہ اگر انسان طبعاً علیم و برد بار نہ ہو تو اسے برد بار بننے کی کوشش کرنا چاہیے۔ اس طرح کہ اپنی افتادِ طبیعت کے خلاف علم و برد باری کا مظاہرہ کرے۔ اگرچہ اسے طبیعت کا رخ موڑنے میں کچھ زحمت محسوس ہوگی، مگر اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آہستہ آہستہ طبعی خصلت کی صورت اختیار کر لے گا اور پھر تکلف کی حاجت نہ رہے گی، کیونکہ عادت رفتہ رفتہ طبیعتِ ثانیہ بن جایا کرتی ہے۔

☆☆☆☆☆

(۲۰۸)

جو شخص اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے وہ فائدہ اٹھاتا ہے اور جو غفلت کرتا ہے وہ نقصان میں رہتا ہے۔ جو ڈرتا ہے وہ (عذاب سے) محفوظ ہو جاتا ہے اور جو عبرت حاصل کرتا ہے وہ بینا ہو جاتا ہے، اور جو بینا ہوتا ہے وہ با فہم ہو جاتا ہے، اور جو با فہم ہوتا ہے اسے علم حاصل ہو جاتا ہے۔

(۲۰۹)

یہ دنیا منہ زوری دکھانے کے بعد پھر ہماری طرف جھکے گی، جس طرح کاٹنے والی اونٹنی اپنے بچے کی طرف جھکتی ہے۔

(۲۰۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كُلُّ وَعَاءٍ يَضِيْقُ بِمَا جُعِلَ فِيهِ إِلَّا وَعَاءَ الْعِلْمِ، فَإِنَّهُ يَتَّسِعُ.

(۲۰۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَوَّلُ عَوَظِ الْحَلِيمِ مِنْ حِلْبِهِ أَنَّ النَّاسَ أَنْصَارُهُ عَلَى الْجَاهِلِ.

(۲۰۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنْ لَمْ تَكُنْ حَلِيمًا فَتَحَلَّمْ، فَإِنَّهُ قَلَّ مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ إِلَّا أَوْشَكَ أَنْ يَكُونُ مِنْهُمْ.

(۲۰۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ رِبْحٌ، وَ مَنْ غَفَلَ عَنْهَا خِسْرٌ، وَ مَنْ خَافَ آمِنٌ، وَ مَنْ اعْتَدَى أَبْصَرَ، وَ مَنْ أَبْصَرَ فَهَمَّ، وَ مَنْ فَهَمَ عَلِمَ.

(۲۰۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَتَعْطِفَنَّ الدُّنْيَا عَلَيْنَا بَعْدَ شِمَاسِهَا عَطْفَ الضَّرْوُسِ عَلَى وَلَدِهَا.

وَتَلَا عَقِيبَ ذَلِكَ:

﴿وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعْفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ﴾

اس کے بعد حضرت نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

”ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ زمین میں کمزور کر دیئے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنائیں اور انہی کو (اس زمین کا) مالک بنائیں۔“

یہ ارشاد امام متظر رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى کے متعلق ہے جو سلسلہ امامت کے آخری فرد ہیں۔ ان کے ظہور کے بعد تمام سلطنتیں اور حکومتیں ختم ہو جائیں گی اور ﴿لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾ کا مکمل نمونہ نگاہوں کے سامنے آجائے گا۔

ہر کسی را دولتی از آسمان آید پدید

دولت آل علی آخر زمان آید پدید

☆☆☆☆☆

(۲۱۰)

اللہ سے ڈرو اس شخص کے ڈرنے کے مانند جس نے دنیا کی وابستگیوں کو چھوڑ کر دامن گردان لیا، اور دامن گردان کرکوشش میں لگ گیا، اور اچھائیوں کیلئے اس وقفہ حیات میں تیز گامی کے ساتھ چلا، اور خطروں کے پیش نظر اس نے نیکیوں کی طرف قدم بڑھایا، اور اپنی فرار گاہ اور اپنے اعمال کے نتیجہ اور انجام کار کی منزل پر نظر رکھی۔

(۲۱۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اتَّقُوا اللَّهَ تَقِيَّةً مَنْ شَرَّ تَجَرِيدًا، وَ جَدَّ تَشْبِيرًا، وَ كَمَشَّ فِي مَهَلٍ، وَ بَادَرَ عَن وَجَلٍ، وَ نَظَرَ فِي كَرَّةٍ الْمُؤْتَلِ، وَ عَاقَبَةَ الْمُصَدَّرِ، وَ مَعَبَّةَ الْمَرْجِعِ.

(۲۱۱)

سخاوت، عزت و آبرو کی پاسبان ہے۔ بردباری احق کے منہ کا تسمہ ہے۔ درگزر کرنا کامیابی کی زکوٰۃ ہے۔ جو غداری کرے اسے بھول جانا اس کا بدل ہے۔ مشورہ لینا خود صحیح راستہ پا جانا ہے۔ جو شخص اپنی رائے پر اعتماد کر کے بے نیاز ہو جاتا ہے وہ اپنے کو خطرہ میں ڈالتا ہے۔ صبر پر اعتماد و حوادث کا مقابلہ کرتا ہے۔ بیتابی و بیقرباری زمانہ کے مددگاروں میں سے ہے۔ بہترین دولت مندی آرزوؤں سے ہاتھ اٹھا لینا

(۲۱۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْجُودُ حَارِسُ الْأَعْرَاضِ، وَ الْحِلْمُ فِدَامُ السَّفِيهِ، وَ الْعَفْوُ زَكَاةُ الظَّفْرِ، وَ السَّلْوُ عَوَضُكَ وَمَنْ عَدَرَ، وَ الْإِسْتِشَارَةُ عَيْنُ الْهَدَايَةِ، وَ قَدْ خَاطَرَ مَنْ اسْتَعْنَى بِرَأْيِهِ، وَ الصَّبْرُ يُنَاصِلُ الْحَدِثَانَ، وَ الْجَزَعُ مِنَ أَعْوَانِ الرِّمَانِ، وَ أَشْرَفُ الْغِنَى